بفیض روحانی: تاجدارِ اہلِ سنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہما

اقوام البیان

بِاَنَّ الْحَبِیْبَ لَا یَخْلُوْ مِنْہُ زَمَانٌ وَّلَا مَکَانٌ

تصنیف

حامیِ سُنن ماحیِ فتن، ضیغمِ اسلام وسُنّیت، اَطیبُ العُلما

حضرت علّامہ مُفتی ابوطاہر محمّد طیّب صاحب ضیاء علیہ الرّحمہ

صِدّیقی داناپوری ثمّ پیلی بھیتی (مفتی جاورہ، رتلام (ایم پی)

بِاِہتمام: خلیفۂ حضور بدرِ ملت وحضور تاج الشریعہ

حضرت مولانا عبدُالصّمد قادری رضوی

تلخیص وتسہیل وترتیب

محمّد عبدُالرّشید قادری پیلی بھیتی

شائع کردہ: تنظیمِ فیضانِ اعلیٰ حضرت

سیونڈیہہ، آزادنگر، ضلع بکارو (جھارکھنڈ)

Scanned by CamScanner

مسلک احمد رضا

از: الحاج عرفان رضا قادری، ضلع چھپرہ بہار

نقش پائے مصطفےٰ ہے مسلک احمد رضا
بالیقیں راہ خدا ہے مسلک احمد رضا

رب تعالیٰ کی عطا ہے مسلک احمد رضا
راہ پاک مصطفےٰ ہے مسلک احمد رضا

جان وقلب فاطمہ ہے مسلک احمد رضا
نور چشم مرتضیٰ ہے مسلک احمد رضا

دردمندوں کی دوا ہے مسلک احمد رضا
غم زدوں کا آسرا ہے مسلک احمد رضا

مرتبہ اونچا تیرا ہے مسلک احمد رضا
دوجہاں تجھ پر فدا ہے مسلک احمد رضا

ذکر تیرا انجمن میں ذکر تیرا ہر چمن میں
واہ کیا ہی ہو رہا ہے مسلک احمد رضا

مسلک حق جس کو کہتے ہیں سبھی اہل سنن
ہاں یہی وہ حق نما ہے مسلک احمد رضا

حفظِ ناموس رسالت کے لیے دن رات یہ
اک ہمالہ بن گیا ہے مسلک احمد رضا

دین حق، دین صحابہ، دین غوث پاک ہے
اور دین مصطفےٰ ہے مسلک احمد رضا

دین وایماں کی حفاظت دور کفر وشرک میں
بالیقیں یہ کر رہا ہے مسلک احمد رضا

آخرت روشن ہے اس کی قبر بھی پرنور ہے
دل میں لے کے جو گیا ہے مسلک احمد رضا

روزِ محشر عاصیوں کو دیکھیے ہاں دیکھیے
باغ جنت لے چلا ہے مسلک احمد رضا

اب نکل سکتا نہیں ہے عاشقوں کے قلب سے
قلب وجاں میں بس چکا ہے مسلک احمد رضا

کیا مٹا پائیں گے اعدا تجھ کو اس سنسار سے
تیرا حافظ تو خدا ہے مسلک احمد رضا

دشمنان مسلک احمد رضا مٹ جائیں گے
نہ مٹے گا نہ مٹا ہے مسلک احمد رضا

بحر طوفاں میں بھی قائم سنیو! اس پر رہو
کہ یہی راہ خدا ہے مسلک احمد رضا

کہہ دیا ہے برملا یہ قادری عرفان نے
اولیا کا راستہ ہے مسلک احمد رضا

جان و دل کیوں نہ کرے عرفانؔ بھی اس پر نثار
کہ رہ خیر الوری ہے مسلک احمد رضا

Scanned by CamScanner

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر زمان ومکان میں
حاضر وناظر بنایا اس بارے میں سنّیت افروز دیوبندیت سوز فتویٰ مسمّٰی

بنام
اقوم البیان
بان الحبیب لا یخلو سنہ زمان و لا مکان

تصنیفِ لطیف

حامی سنن ماحی فتن، ضیغم اسلام وسنیت اطیب العلماء

حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ

صدیقی داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام (ایم. پی.)

تلخیص و تسہیل و ترتیب

محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

موبائل 9719703910

شائع کردہ:

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت سونڈی، آزادنگر ضلع بوکارو، جھارکھنڈ

موبائل 7004816352

Scanned by CamScanner

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۴۵

نام کتاب	اقوم البیان ----------۱۳۸۹ھ
نام مصنف	حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
تلخیص وتسہیل	محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
تصحیح	فیض القادری فائق القادری پیلی بھیت شریف
بااہتمام	مولانا عبدالصمد قادری رضوی، قادری منزل، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار) موبائل 9764135477
تعداد اشاعت	گیارہ سو----------(۱۱۰۰)
سن طباعت	۱۴۴۱ھ----------۲۰۱۹ء
کتابت وطباعت	محمد اطہر خان نوری کمپیوٹرس محلہ بھورے خاں، پیلی بھیت

مختلف عناوین وموضوعات پر مشتمل مقالات و
بیانات اور ارشادات وفرمودات کا بے مثال تحفہ

بنام

مقالات قادری

مرتبہ: محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

قارئین کرام! فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ کے قلمی وعلمی سرمائے کی تلاش وجستجو میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو مناسب تلخیص وتسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزر کر اس کی نشر واشاعت میں بھی مصروف ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے۔ بالخصوص ایسی بے سروسامانی کہ جس کا ہمیں سامنہ ہے اور بھی مشکل ہوجاتا ہے۔

مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ، خاصی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے کئی رسائل وفتاویٰ شائع کئے جاچکے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں حضور اکرم ﷺ کے حاضر وناظر ہونے پر چودہ دلائل تحریر فرما کر مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے دیوبندیوں کو اُن کی اپنی معتبر کتابوں کے حوالوں سے وہ آئینہ پیش کیا ہے کہ جس کو دیکھ کر پوری دیوبندیت بدحواس ہوکر آئینہ ہی کو توڑنا چاہتی ہے۔ لیجئے پڑھیئے اور قدم قدم پر احقاق حق وابطال باطل کا جلوہ دیکھئے۔

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

Scanned by CamScanner

۷۸۶
۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اِس مسئلہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حاضر وناظر کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے دلائل کیا ہیں۔ وہابیہ ودیابنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاضر وناظر ماننے کی بنا پر مسلمانوں کو کافر مرتد کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

المستفتی: (مولوی) سراج الدین خطیب کورٹ محمود ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

حضور پرنور رحمتِ عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یقیناً حاضر وناظر ہیں۔

دلیل اول ﴿۱﴾: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیراً ○ الاحزاب ۳۳/۴۵/۱ اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، لفظ شاہد شہود بمعنی حضور سے ماخوذ ہے۔ دعائے میت میں جو لفظ شَاھِدِنَا آتا ہے اسی شہود سے مشتق ہے جس کے معنی حاضر ہیں یا مشاہدہ سے مشتق ہے جس کے معنی رویت بمعنیٰ دیکھنا ہیں، اِس مادہ سے شاہد کے معنی دیکھنے والا یعنی ناظر ہوئے۔ یا شہادت

سے ماخوذ ہے اور شہادت کے معنی گواہی دینا ہیں۔ اس مادّہ سے شاہد کے معنی گواہی دینے والا ہوئے۔ بہر تقدیر شاہد کے معنی تین ہوئے۔ حاضر و ناظر و گواہ اور ہر تقدیر پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ کہ اگر شاہد کے معنٰی حاضر و ناظر لئے جائیں تو مسئلہ بالکل واضح ہے محتاجِ بیان نہیں۔ و ذھب الیہ اکثر المُحققین اور اگر شاہد کے معنی گواہی لئے جائیں تو پھر بھی مقصود حاصل ہے۔ کیونکہ شریعت مطہرہ میں دیکھی ہوئی چیزوں ہی کی گواہی مقبول ہے بغیر دیکھے گواہی ہرگز مقبول نہیں بلکہ مردود ہے۔

دلیل دوم ﴿۲﴾ : اللہ تعالیٰ فرمایا ہے و جئنا بک علی ھٰؤلاء شھیدا (النساء ۴/ ۴۱) ان سب پر ہم آپ کو گواہ لائیں گے۔ بارگاہِ الٰہی میں حضور ہی کی گواہی پر مقدمہ کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اور حضور پر جرح و قدح ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ حضور کی گواہی دیکھی ہوئی باتوں ہی میں ہوگی جو بہر حال قطعی ہوگی تو ثابت ہوا کہ حضور حاضر بھی ہیں ناظر بھی ہیں۔ ولکن الظلمین بِاٰیات اللّٰہ یجحدون۔

دلیل سوم ﴿۳﴾: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ ویکون الرسول علیکم شھیدا (البقر ۲/ ۱۴۳) اور یہ رسول تم پر گواہ ہوئے۔

دلیل چھارم ﴿۴﴾ : تفسیر روح االبیان مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۴۸ میں اسی آیتِ کریمہ کے ماتحت ہے۔ و معنیٰ شھادۃ الرسول علیکم اطلاعہ علی رتبۃ کل متدین بدینہ و حقیقتہ التی ھو علیھا من دینہ و

Scanned by CamScanner

حجابہ الذی ھوبہ محجوب عن کمال دینہ فھو یعرف ذنوبھم و حقیقۃ ایمانھم و اعمالھم و حسناتھم و اخلاصھم و نفاقھم و غیر ذٰلک بنور الحق یعنی مسلمانوں پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر دیندار کے دین کے مرتبوں پر اور اپنے دین میں سے جس حقیقت پر وہ ہے اُس پر وہ حجاب جس کے سبب دین کے کمال سے محجوب ہو گیا ہے۔ سب پر مطلع اور خبر دار ہیں تو وہ امت کے گناہوں کو اور ان کے ایمان کی حقیقت کو اور ان کے عملوں اور انکی نیکیوں اور برائیوں اور اُن کے اخلاص و نفاق سب کو نورِ حق سے جانتے ہیں۔ ایمان و اخلاص و نفاق دل کے افعال ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان پر بھی واقف ہیں کہ کون مومن ہے کون منافق۔ مومن ہے تو مخلص ہے یا نہیں؟ اُس کے ایمان کا درجہ کیا ہے؟ ترقی کرنے سے رُک گیا ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ منافق ہے تو کس درجہ کا منافق ہے؟ اِس نفاق سے نکل بھی سکتا ہے یا نہیں؟ نکلے تو کس طرح؟ اور نہیں نکلے گا تو اُس کی وجہ کیا ہے؟ اس سے بڑھ کر حاضر و ناظر کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے؟

دلیل پنجم ﴿۵﴾:- ممکن ہے دشمنانِ عزت و عظمتِ مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثنا تفسیر روح البیان سے انکار کر بیٹھیں۔ لہٰذا اُن کی تفسیر پیش کروں جن کو وہابی دیوبندی بھی اپنا استاد مانتے ہیں یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ بھی تفسیر عزیزی یعنی فتح العزیز میں

اسی آیت کریمہ کے ماتحت بالکل یہی تفسیر بیان کر رہے ہیں ملاحظہ ہو ویکون الرسول علیکم شھیدا وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدیں خود کہ در کدام درجہ از دیں من رسیدہ است و حقیقتِ ایمان او چیست وحجاب کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام ست پس او می شناسد گناہانِ شما او درجاتِ ایمانِ شما او اعمالِ نیک وبد شما او اخلاص و نفاقِ شما لہٰذا شہادتِ او در دنیا و آخرت بحکمِ شرع در حقِ امت مقبول واجب العمل ست۔

یعنی تمہارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تم پر گواہ ہونگے کیونکہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور نبوت کے سبب اپنے دین پر ہر چلنے والے کے رتبہ سے واقف ہیں کہ حضور کے دین میں اس کا کتنا درجہ ہے۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس پردے کے سبب وہ ترقی سے رک گیا ہے وہ کونسا حجاب ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تم سب کے گناہوں کو اور تم سب کے ایمانوں کے درجوں کو جانتے ہیں اور تمہارے تمام اچھے برے کاموں سے آگاہ ہیں اور تمہارے تمام اخلاص ونفاق سے واقف ہیں کہ تم میں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ مسلمانوں کے جیسے اعمال کرتا ہے آیا وہ دل سے مسلمان ہے یا فقط ظاہر میں مسلمان بنتا ہے اور دل میں منافق ہے۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شہادت دنیا و آخرت میں بحکمِ شرع امت کے حق میں مقبول اور اِس پر عمل واجب ہے۔

Scanned by CamScanner

وہابیو! دیوبندیو! قرآنِ عظیم سے بھی زیادہ معتبر اپنی لال کتاب تقویۃ الایمان لیکر دوڑو اور کافر کافر مشرک مشرک بدعتی بدعتی کی تسبیح بھانو! تقویۃ الایمان کی عبارتیں سناؤ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے خدا کی عطا سے بھی اِن باتوں کا علم ماننا شرک ہے کفر ہے بدعت ہے وغیرہ وغیرہ مگر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ کا حق ادا کر دیا اور تقویۃ الایمان دُکھیاری رسول اللہ کی پھٹکاری غوثِ اعظم کی دھتکاری اولیاء کرام کی ماری بیچاری کی ایک نہ سنی اور اپنا نیزۂ خار اشگاف ایسا چلایا کہ اسکے حلق تک پہنچایا جس سے ابلیس کی پیاری تقویۃ الایمان مع اپنے ارانب وثعالب (خرگوش و لومڑیوں کے) تلملا کر جہنم رسید ہوگئی۔

ناظرین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ شاہ صاحب تقویۃ الایمانی دھرم پر کیسی دھوم دھامی شرکی بولی بول رہے ہیں (یکم) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر مسلمان کے درجے سے واقف ہیں (دوم) ہر مسلمان کے ایمان کی حقیقت سے آگاہ ہیں (سوم) ہر شخص کی ترقی سے رُک جانے کا جو سبب ہے اس سے خبردار ہیں۔ (چہارم) ہر امتی کے تمام گناہوں کو جانتے ہیں (پنجم) بلکہ ہر امتی کے تمام اچھے (ششم) برے کاموں سے واقف ہیں (ہفتم) ہر شخص کے دلی حالات پر مطلع ہیں کہ فلاں شخص کے دل میں ایمان نہیں صرف ظاہر میں مسلمان کہلاتا ہے اور فلاں فلاں شخص ظاہر و باطن میں مسلمان ہیں۔ یہ کتنے ڈبل شرکوں کے سات پہاڑ شاہ

Scanned by CamScanner

صاحب نے تقویۃ الایمان کی ننھی سی جان پر ڈھا دیئے۔ اور رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی کی فتاوی رشیدیہ و براہین قاطعہ کو جیتے جی فی النار و السقر کر دیا کیونکہ ان دونوں مرتدوں نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو صرف مجلسِ نکاح کا علم ماننے والا مشرک ہے۔ بولو! وہابیو! دیوبندیو! شاہ صاحب کو کتنا ڈبل کافر مشرک کہو گے؟

دلیل ششم ﴿۶﴾: حدیث شریف میں ہے کل بنی اٰدم خطاء و خیر الخطائین التوابون ۝ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان (انبیاء و اولیاء کے علاوہ) خطا کار ہے اور خطا کاروں میں بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اولیاء عظام کے علاوہ سارے انسان خطاوار ہیں اور توبہ کرنے والے ان میں سب سے اچھے ہیں اور قرآنِ عظیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ توبوا الی اللّٰہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون ۝ (النور ۲۴ / ۳۱) اے ایمان والو! تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو تا کہ کامیاب ہو۔ اِس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان پر توبہ و استغفار فرض ہے اور توبہ استغفار میں جلدی کرنا شریعت مطہرہ کے نزدیک محمود و پسندیدہ ہے چنانچہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عجّلو ابالتو بۃ قبل الموت۔ موت سے پہلے توبہ میں جلدی کرو اور توبہ کرنے کا طریقہ قرآنِ عظیم نے اِس طرح بتایا

Scanned by CamScanner

کہ ولو انھم اذاظلموا انفسھم جاؤک فاستغفرو اللّٰہ و استغفرلھم الرسول لوجد واللّٰہ توابا رحیما0(النساء ۴/۶۴) اوراگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں۔ پھر اللہ سے بخشش چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائے تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس آیت کریمہ میں توبہ قبول ہونے کی تین شرطیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں شرطِ اوّل جاؤک ہے یعنی اے محبوب تمہاری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ اب اگر وہابیوں دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حاضر وناظر نہ مانا جائے اور معاذ اللہ مدینہ طیبہ میں محصور ومقید روضۂ اقدس کے اندر ہی تشریف فرما تسلیم کرلیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ سارے مسلمان بدستور خطا کار وگنہگار ہی ہیں۔ ان کی توبہ کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ مسلمان ساری دنیا کے اطراف واکناف وبلاد و امصار میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان میں اکثر وبیشتر غربا ہی ہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ بدء الاسلام غریبا سیعود کمابدأ فطوبیٰ للغرباء اسلام غریبوں میں شروع ہوا اور جسطرح شروع ہوا اسی طرح عنقریب لوٹ بھی جائیگا۔ یعنی آخر زمانہ میں اسلام غریبوں ہی کے اندر رہ جائیگا، تو غریبوں کو مژدہ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۹) اِس آخر زمانہ میں جبکہ دیندار مسلمان اکثر وبیشتر غریب ہی نظر آرہے ہیں اور زیادہ طور

پر مالداروں اور دولتمندوں کو دین اسلام و مذہب وملت کی خبر بھی نہیں الاماشاء اللّٰہ و قلیل ماھم کہنا یہ ہے کہ جب مسلمان غریب ہیں تو اکناف واطرافِ عالم سے سفر کر کے مدینہ طیبہ پہنچنا اُن سے کیونکر متصور ہوسکتا ہے۔ یعنی یہ بات یقینی ہے کہ غریب مسلمانوں میں مدینہ طیبہ کی حاضری کی استطاعت ہی نہیں، باقی رہے۔ مالدار اور متمول مسلمان تو ان میں مدینہ طیبہ کی حاضری کی استطاعت تو ہے مگر اسکی کیا ذمہ داری ہے کہ مدینہ طیبہ پہنچنے تک وہ زندہ بھی رہیں گے۔ اگر راستہ ہی میں مر گئے تو گنہگار اور بے توبہ مرے یا نہیں؟ اور اگر ایک مرتبہ چلے بھی گئے تو اس کی کیا ذمہ داری ہے کہ اب آئندہ اُن سے کبھی گناہ کا صدور نہ ہوگا۔ حالانکہ حدیث شریف نے ہمیں بتایا کہ انسان خطا ونسیان سے مرکّب ہے تو اب پھر مدینہ طیبہ حاضر ہوں اور پھر واپس آئیں اور اگر راستہ ہی میں کوئی گناہ ہو گیا تو وہیں سے لوٹیں اور پھر مدینہ طیبہ حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی بخشش چاہیں۔ اِسی طرح آتے جاتے رہیں نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ مالدار بھی ایک دن فقیر ہو جائیں گے اور ان میں بھی مدینہ طیبہ حاضر ہونے کی استطاعت نہ رہے گی۔ اب یہ مالدار اور دیگر غریب مسلمان کیا کریں اور کہاں جائیں؟ کس طرح توبہ کرنے کے فرمانِ باری پر عمل کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے توبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور توبہ کو ایسی شرط پر مشروط کر دیا ہے جو استطاعت سے باہر ہے تو دیوبندیوں کا مسئلہ مان لینے کی بناء پر لازم آیا

کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا حکم دیدیا جو انسان کی قدرت اور وسعت سے باہر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا یکلف اللّٰہ نفسا الّا وسعھا (البقرہ ۲/ ۲۸۶) کسی نفس کو اللہ نے تکلیف نہیں دی مگر اسکی وسعت بھر۔ مطلب یہ ہوا کہ کوئی توبہ کر ہی نہیں سکتا۔ پھر کرنے کا یہ حکم کہ توبوا الی اللّٰہ جمیعا ایھا المؤمنون۔ اور توبہ کرنے کا طریقہ کہ جاؤ ک مدینہ طیبہ حاضر ہوں اور آیت کریمہ لاُ یکلف اللّٰہ نفسا الاوسعھا اور اِس مضمون کی سیکڑوں آیاتِ کریمہ اور توبہ و استغفار کی ساری حدیثیں دیوبندی دھرم پر محض بیکار جس کا کوئی فائدہ نہیں اور معاذ اللہ وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک اس طرح اللہ و رسول نے تمام مسلمانوں کو مکرو فریب میں مبتلا کر رکھا یہ خرابی کیوں لازم آئی اس لئے اور صرف اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وہابیوں دیوبندیوں کے غلط عقیدہ کی بناء پر صرف مدینہ طیبہ میں مزارِ اقدس کے اندر محصور و مقیّد مان لیا گیا اِس غلط عقیدے اور آیاتِ کریمہ کے انکار سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ ان دیابنہ ملاعنہ پر خاک ڈالو اور ان کو جہنم رسید کرو۔ اور توبہ کر کے سچّے پکّے سُنّی صحیح العقیدہ مسلمان بن جاؤ اور علمائے اہلسنت سے اس مسئلہ کا حل طلب کرو تو وہ اس مشکل کا حل بتائیں گے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ اب کوئی اشکال و اعتراض اور کوئی خرابی باقی نہ رہے گی نہ آیات کریمہ و احادیثِ

Scanned by CamScanner

شریفہ کا انکار لازم آئیگا۔ وہ یوں کہ جب کسی مسلمان سے بہ تقاضائے بشریت کوئی گناہ صادر ہوجائے تو فوراً توبہ کرلے اور بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرے کہ خداوند! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرونگا، یا رسول اللہ! ﷺ آپ تو حاضر وناظر ہیں ہی اگرچہ میں گناہوں کی شامت کے باعث حضورِ انور کو نہیں دیکھ سکتا لیکن حضور تو موجود ہیں اور مجھے ملاحظہ بھی فرمارہے ہیں۔ فقیر بے نوا کے لیئے بارگاہِ الٰہی میں دو جملے عرض کردیں کہ خداوندا! ابتو تیرا مجرم میرے دامن رحم وکرم میں پناہ لیتا ہے۔ ابتو اس کے گناہوں سے درگزر فرما۔ یہ ایسا طریقہ توبہ ہے جس سے کوئی تکلیف مالایُطاق (ایسی تکلیف جس کی طاقت نہ ہو) لازم نہیں آتی نہ آیاتِ کریمہ کا انکار۔ نہ احادیثِ شریفہ سے روگردانی، نہ کفر نہ ارتداد، نہ زندقہ نہ الحاد۔ اور اس صورت میں ساری شرطیں بھی پوری ہوجاتی ہیں اور شرطیں پوری ہوجانے کے بعد مشروط کا پایا جانا ضروری ہے تو اب قرآنِ عظیم فرمائے گا۔ لوجدوا اللہ توابا رحیما (النساء ۴/ ۶۴) تم اللہ تعالیٰ کو یقیناً توبہ قبول کرنے والا مہربان پاؤگے۔

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

دلیل ہفتم ﴿۷﴾:- حدیث شریف میں ہے انما اناقاسم واللہ یعطی میں ہی بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم ص ۳۲) قسمت کے معنی تقسیم کرنا بانٹنا اور عطا کے معنی دینا قسمت اور عطاء دونوں ایسے مصادر ہیں جو دو مفعول چاہتے ہیں یعنی متعدی بدو مفعول ہیں۔ مثلاً زید نے بانٹا یا زید نے دیا جملہ تمام نہ ہوا کیوں کہ سوال باقی رہتا ہے کہ زید نے کیا بانٹا اور کس کو بانٹا اسی طرح دینا بھی دو مفعول چاہتا ہے کہ زید نے کیا دیا اور کس کو دیا۔ ان دونوں مفعولوں کا حذف نحو کے اعتبار سے جائز ہے۔ حدیث شریف میں دونوں لفظوں قاسم اور یعطی کے دونوں مفعول محذوف ہیں اس میں اشارہ یہ ہے کہ جن جن چیزوں کا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ان تمام چیزوں کے بانٹنے والے نبی کریم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ اور جن جن شخصوں کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے ان تمام شخصوں کو ان ہاتھوں سے ملتا ہے جن کا نام ید اللہ ہے یعنی نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے ملتا ہے۔ عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک ساری مخلوق کو ساری چیزیں خواہ وہ نعمت ہو یا غیر نعمت بانٹنے والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں اور حکم الٰہی سے بانٹنے والے کو یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ کس کس کو کیسی کیسی حالت میں کیا کیا چیز کس کس قدر بانٹنے کا حکمِ الٰہی ہے تو ثابت ہوا کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کے ربّ کریم جل جلالہٗ نے

عرش سے تحت الثریٰ تک کی ساری چیزوں ذرّے ذرّے قطرے قطرے پتّے پتّے پر محیط بنادیا کہ اپنے ربّ قدیر جل جلالہٗ کے حکم سے ہر ہر آن میں اللہ عزوجل کے سارے بندوں کو اس کی نعمتیں تقسیم فرمارہے ہیں۔ یہی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حاضر وناظر ہونا والحمدللّٰہ الرؤف بالعباد۔

دلیل ہشتم ﴿۸﴾:- تمام مسلمانوں کا مجمع علیہ اور مسلمہ مسئلہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وشیونات و اسماء کے مظہراتم ہیں۔ اسی لئے حضور نے فرمایا کہ من رأنی فقد رای الحق جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۳۹۴) اور اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انا جلیس من ذکرنی۔ جو مجھے یاد کرے میں اُس کا جلیس ہوں یعنی اس کے پاس ہی ہوں (البیھقی فی شعب الایمان) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی بعطائے الٰہی اِس صفت سے موصوف ہوئے۔ یعنی حضور کی بھی یہی صفت کی گئی کہ ھو جلیس من ذکرہٗ یعنی جو حضور کو یاد کرے حضور اس کے پاس ہیں۔ چنانچہ شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدارج میں فرماتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم متصف باخلاق اللہ ہستند پس درجائیکہ ذکرِ مبارک آنحضور پرنور شود درآنجا تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نیز

شود۔ یعنی چونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم متصف باخلاق اللہ ہیں تو جس جگہ حضور پرنور کا ذکر مبارک ہوگا، وہاں حضور کی تشریف آوری بھی ہوگی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یاد کرنے والے ساری دنیا میں کتنے اور کتنی مختلف جگہوں میں ہیں۔ اور ہر جگہ حضور رونق افروز ہوتے ہیں تو آنِ واحد میں کروروں جگہ حضور پرنور کا حاضر وناظر ہونا اس حدیث سے ثابت ہوا۔ ولکن الوھابیة والدیابنة قوم لایعقلونo

دلیل نہم ﴿۹﴾: - اللہ عزوجل فرماتا ہے فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علیٰ انفسکم۔ (النور ۲۴/ ۶۱) جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو۔

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں کہ امام اجل عمرو بن دینار شاگرد حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِس آیتِ کریم کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ ان لم یکن فی البیت احد فقل السّلام علی النبی و رحمة اللّٰہ و برکاته اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔

علامہ علی قاری حنفی نے شرح شفا جلد ثانی ص ۱۱۷ پر حضور پرنور کو سلام کرنے کی دلیل بیان فرمائی ہے۔ لَانّ روحه صلی اللہ تعالیٰ علیه و علیٰ آله وسلم حاضر فی بیوت اهل الاسلام یعنی یہ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی روحِ مبارک تمام

جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔ حضرت سیدنا عمر بن دینار اجلۂ تابعین سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد اور وہ بھی فقیہ تابعی اور تابعین کے سردار کا ارشاد عالی شان کہ تابعین کا قول بھی جمہور محدثین کے نزدیک حدیث ہی ہے وہ فرمارہے ہیں کہ جب گھر میں کوئی نہ ہوتو حضور کو سلام کرو اور مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں، اس لئے کہ حضور مسلمانوں کے گھروں میں رونق افروز ہیں اور مسلمانوں کے گھر دنیا بھر کے چپّے چپّے میں ہیں۔ اس سے صاف صریح طور پر ظاہر ہوا کہ حضور بلاشبہ حاضر و ناظر ہیں۔ دیوبندیو! وہابیو! کہدو ان دونوں حضرات کو بھی کافر؟ اور تم سے بعید بھی کیا ہے۔ لیکن یہ یادرکھو کہ عالم ماکان ومایکون نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں بتادیا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ آخر زمانے والے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو ملعون کہیں گے (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۰) اس عقیدے کی بناء پر کفر کا فتویٰ دیکر تم بھی انھیں دجّالوں۔ کذّابوں میں سے فرمانِ حدیث کے مطابق ہوجاؤ گے یا نہیں؟ اگر اس سے بچنا چاہتے ہوتو نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے پر ایمان لاؤ۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

دلیل دہم ﴿ ۱۰ ﴾:- شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون واقف نہیں، بھارت بھر کے حنفی انھیں کے طفیل میں حنفی ہیں۔ سلوک اقرب السبل میں فرماتے ہیں: باچندیں اختلاف و کثرتِ مذاہب کہ در علمائے امت است یک کس رادریں مسئلہ خلافی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بحقیقتِ حیات بے شائبۂ مجاز وتوہم تاویل دائم وباقی ست و بر اعمالِ امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت راو متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی یعنی علمائے امت میں اتنے اختلافات اور کثرتِ مذاہب کے باوجود اس مسئلہ میں ایک شخص کا بھی اختلاف نہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حقیقی زندگی کے ساتھ مجاز کے شبہہ اور تاویل کے وہم کے بغیر دائم اور باقی ہیں اور اُمّت کے اعمال پر حاضر و ناظر اور حقیقت کے طلبگاروں اور حضورِ پرنور کی طرف توجہ کرنے والوں کو فیض دینے والے اور تربیت فرمانے والے الحمد للہ حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دائم وباقی و مفیض و مربی اور حاضر و ناظر ہونے پر تمام علمائے امت کا اجماع و اتفاق نقل فرمایا۔ دیوبندیو۔ بولو! اجماع علمائے امت کا انکار کفر و ارتداد ہے یا نہیں؟ حدیث شریف میں ہے۔ من فارق الجماعة بشبرٍ افقد خلع ربقة الاسلام من عنقه جس نے بالشت بھر بھی جماعت سے علٰحدگی کی اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے جدا کر دیا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۱)

Scanned by CamScanner

دلیل یازدھم ﴿۱۱﴾:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین o (الانبیاء ۲۱/ ۱۰۷) اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر اور اللہ تعالیٰ نے اپنی شان میں فرمایا رب العلمین سارے جہان کا پالنے والا یعنی جن عالموں جہانوں کا پالنے والا اللہ ہے انھیں عالموں جہانوں کے لئے حضور بھی رحمت ہیں اور رحمت ہر شئے کے لحاظ سے علٰحدہ علٰحدہ ہوتی ہے ایک ہی چیز ایک شخص کے لیے رحمت دوسرے کے لیے زحمت ہوتی ہے پھر ایک ہی چیز ایک ہی شخص کے لیے ایک حد کے اندر رحمت ہوتی ہے کہ اس سے زائد ہو تو بھی زحمت ہو۔ اس سے کم ہو تو بھی زحمت ہو۔ عالمین ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں یعنی عرش سے تحت الثریٰ تک اور ان سب کے لیئے حضور رحمت اور صاحبِ رحمت کے لیئے اِس بات کا علم ضروری ہے کہ کِس کے لئے کِس وقت تک کونسی چیز کِس حد تک رحمت ہوگی۔ جیسے بارش رحمت ہے، لیکن یہی بارش ضرورت سے کم ہو تو بھی خرابی اور ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو بھی خرابی اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر شے رحمت کی محتاج ہے۔ مکھی اور مچھر بھی رحمت کے محتاج ہیں۔ اور حضور ان کے لیئے رحمت کیونکہ العٰلمین میں یہ بھی داخل ہیں تو صاحبِ رحمت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ جاننا بھی ضروری ہوا کہ مکھی اور مچھر کو کس وقت کونسی شے کس حد تک رحمت ہوگی۔ تا کہ ان پر رحمت فرمانے کے لئے جس وقت جس چیز کی

جس قدر ضرورت ہو۔ اس وقت وہی چیز اسی قدر ان کو عطا فرمائیں ورنہ کمی اور زیادتی دونوں صورتوں میں وہ چیز رحمت نہیں رہتی بلکہ زحمت اور قباحت بن جاتی ہے۔ اور سب سے بڑی خرابی یہ کہ خدا کا فرمان بیکار محض ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ آیتِ کریمہ معاذ اللہ صرف ایک دھوکے کا پردہ رہ جائے گی، کیونکہ جب حضور کو عالمین کی خبر ہی نہیں تو رحمت کس پر کریں گے۔ لہٰذا حضور کا ہر ہر ذرے کے جملہ حالات و کیفیات سے خبردار ہونا ضروری ہوا، ورنہ آیتِ کریمہ وما ارسلنک الا رحمة للعٰلمین کے کوئی معنٰی نہیں رہتے یا اس آیۂ کریمہ کا انکار کرنا پڑے گا اور یہ دونوں باتیں صریح کفر ہیں تو ضروری ہوا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم عالم کے ذرے ذرے کو اور ان سب کے جملہ کیفیات وحالات کو تفصیلاً محیط ہو۔ حاضر وناظر کے یہی معنٰی ہیں۔ وللہ الحمد۔

نوٹ :— یہ مسئلہ اگرچہ ایسا قطعی نہیں جس کے منکر کی تکفیر ہو سکے لیکن وہابیہ دیوبندیہ جو حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کی عزّت وعظمت سے جلتے ہیں اور فضائل نبویہ وکمالات مصطفویہ علیٰ صاحبہا والہ الصلاۃ والتحیۃ میں تنقیص کی راہ چلتے ہیں اور اسی لیے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے بقدرتِ الٰہی ہر جگہ حاضر وناظر ہونے پر مچلتے ہیں وہ اس عداوتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سبب ضرور کافر مرتد ہیں اور بے توبہ مرے تو مستحق عذاب ابد اور لائق نارِ سرمد والعیاذ باللہ الواحد الفرد الوتر الصمد۔

دلیل دوازدہم:- باقی رہا حضور جسمی تو یہ رحمت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عام نہیں بلکہ خاص ہے۔ ع

قدر ایں بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی

خدا کی قسم اس شراب کی قدر و منزلت تو نہیں جانیگا جب تک تو اس کو نہیں چکھے گا۔

مخصوص اولیائے کرام پر حضور پرنور کرم فرماتے ہیں اور وہ ہر وقت اور ہر ساعت بلکہ ہر آن حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان ظاہری آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ مطبوعہ مصر ص ۳۵ میں عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں قد بلغنا عن الشیخ ابی الحسن الشاذلی و تلمیذہ الشیخ ابی العباس المرسی وغیر ھما انھم کانو ایقولون لواحتجبت عنا رؤیۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم طرفۃ عین ما اعددنا انفسنا من جملۃ المسلمین فاذ اکان ھٰذا قول اٰحادا لاولیاء فالائمۃ المجتھدون اولی بھذا المقام

شیخ ابوالحسن شاذلی اور ان کے شاگرد ابوالعباس مرسی اور ان کے سوا اور لوگوں سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ حضرات کہا کرتے تھے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دیکھنا پلک جھپکنے کے برابر بھی ہم سے پوشیدہ ہو جائے تو ہم اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے نہ سمجھیں۔ (امام شعرانی فرماتے ہیں کہ) جب ایک ولی کا یہ قول ہو تو ائمۂ مجتہدین بدرجۂ اولیٰ اس مقام کے زیادہ لائق ہیں۔

Scanned by CamScanner

دلیل سیزدہم ﴿۱۳﴾:- یہ تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے پر ہم اہلسنت کے دلائل تھے جو قرآنِ عظیم وحدیث نبیِ کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام اور اقوال علماء، دین قدیم سے ثابت و مبرہن ہیں اور عقلِ سلیم والوں کے لیئے اتنا ہی کافی ہے ورنہ اگر دلائل کا تتبع (تلاش) کیا جائے۔ تو ضخیم مجلد تیار ہو۔ مگر دیوبندی تو درحقیقت اسم بامسمی شیطان کے قیدی ہیں، ان دلائل کا انکار ان سے کوئی بعید نہیں۔ لہٰذا اب ایسی دلیل پیش کروں، جس سے شپرہ چشموں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اور چوندھیا کر پھٹی کی پھٹی رہ جائیں، کیوں دیوبندیو! وہابیو! تم نے اپنے گرو کی تصانیف میں سے ایک کتاب ''آبِ حیات'' کا بھی نام سنا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں سنا ہے تو اب سنو! اور دیکھو! تمھارے قاسم العلوم و الخیرات بانی مدرسۂ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب اُس میں کیا فرماتے ہیں ملاحظہ ہو آبِ حیات ۱۲۷-۱۲۸ آیۂ کریمہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم کی کل تین تفسیریں ہیں ایک اقرب الی المؤمنین من انفسھم دوسری اجب الی المؤمنین من انفسھم تیسری اولی بالتصرف فی المؤمنین من انفسھم۔ ان تینوں تفسیروں کو غور سے دیکھئے تو دو اخیر کی تفسیریں ایک اول ہی کی تفسیر کی طرف راجع ہیں یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے ساتھ قریب ہیں اور دو اخیر کی تفسیریں بھی اوّل ہی کی طرف راجع ہیں۔ یعنی ان کا بھی یہی مطلب نکلتا ہے کہ حضور

Scanned by CamScanner

اکرم ہم سے اتنے قریب ہیں کہ ہماری جانوں کو بھی ہمارے ساتھ وہ قرب حاصل نہیں اس سے بہتر حاضر و ناظر کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مخالف نے خود ہی ہمارا مسلک قبول کر لیا۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

دلیل چھاردھم ﴿۱۴﴾:- شاید وہابیوں اور دیوبندیوں نے کتابِ آب حیات نہ دیکھی ہو اگر دیکھ لیتے تو حاضر و ناظر کے مسئلہ پر کفر و شرک کی رٹ نہ لگاتے لہٰذا انھیں بزرگوار کی دوسری کتاب تحذیر الناس پیش کرتا ہوں یہ وہی کتاب ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ہونے کو عوام کا خیال کہا کہ اہل فہم کے نزدیک اس میں کچھ فضیلت نہیں یہ وہی کتاب ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں بلکہ حضور کے بعد بھی نئے نبی کے پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل کہا اور مرزائیوں کی استادی کا پورا پورا حق ادا کیا جس کی بناء پر علمائے عرب و عجم نے بالاتفاق نام لیکر اسے کافر مرتد کہا اور صاف فرمادیا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر جو اس کے کفر پر اطلاع یقینی پالینے کے بعد بھی اس کو کافر نہ کہے اور شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے ملاحظہ ہو۔ حسام الحرمین اور الصوارم الھندیۃ اتنے بڑے کافر مرتد کو بھی مسئلہ حاضر و ناظر کا انکار کرنے کی ہمت و جرأت نہ ہو سکی اور تحذیر الناس ص ۱۱ پر صاف لکھدیا کہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم کو بعد لحاظ صلہ من

انفسھم دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ انکی جانوں کو بھی انکے ساتھ حاصل نہیں۔ کیوں کہ اولی بمعنی اقرب ہے اور اگر بمعنی احب یا اولی بالتصرف ہو تب بھی یہی بات لازم آئے گی کیونکہ اجیت و الویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے پر بالعکس نہیں ہو سکتا۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے۔ اس عبارت میں بھی قاسم نانوتوی نے آیۂ کریمہ کی وہی آب حیات والی تینوں تفسیریں کیں اور صاف کہدیا کہ اولویت بالتصرف واجیت سب اسی اقربیت میں آجاتے ہیں یعنی اولی اگر بمعنی احب لو جب بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حاضر و ناظر اور اگر اولویت بالتصرف لو جب بھی حضور پرنور حاضر و ناظر اسے حق کہتے ہیں یہ اپنے دشمنوں سے بھی اپنی حقانیت منوالیتا ہے۔

دیوبندیو! وہابیو! اب بھی سنیوں کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حاضر و ناظر ماننے کی بناء پر کافر و مشرک کہو گے؟ اگر ہاں تو اپنے گروجی قاسم نانوتوی بانیِ مدرسۂ دیوبند کو کافر مرتد پہلے کہو۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو پھر ہمیں کافر کہہ لینا اگر اپنے بزرگوار کو کافر و مرتد نہیں کہتے تو کیوں؟ حاضر و ناظر کے مسئلہ میں ہم اہلسنت اور قاسم نانوتوی کا عقیدہ ایک پھر ہمیں کافر کہو اور اپنے گروجی کو کافر نہ کہو اسکی کیا وجہ ہے؟ کیا یہ ترجیح بلا مرجح نہیں؟ اور ترجیح بلا مرجح باطل نہیں؟ ہاں تم ایک بات بنا سکتے ہو وہ

یہ کہ تم کہنا شروع کرو کہ مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اس آیتِ کریمہ کی یہ تفسیر اپنی رائے سے کی ہے اس لئے ہم نہیں مانتے تو کہہ سکتے ہو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ اِس اقرار کے بعد بھی تمہارا پیچھا نہ چھوٹے گا۔ اور قاسم نانوتوی صاحب کو کافر مرتد کہنے کے علاوہ اس کے جہنمی ہونے کا اقرار بھی کرنا پڑے گا۔ کیوں کہ حدیث شریف میں ہے۔ من قال فی القران برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ جو شخص اپنی رائے سے قرآنِ عظیم میں گفتگو کرے اسکو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵)

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر دلائل بکثرت ہیں۔ لیکن جس طرح چودھویں کا چاند تدریجاً چودہ دنوں میں کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح مسئلۂ حاضر و ناظر بھی چودہ نمبروں میں بدرسمائے ختام اور بلحاظ تاریخ اس فتوے کا اقوم البیان بان الحبیب لا یخلو منہ زمان ولامکان نام قرار پایا۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ فقیر ابولطاہر محمد طیب قادری رضوی داناپوری

مفتی مرکزی انجمن تبلیغِ صداقت، رحمت منزل، چھاچھ محلّہ، ممبئی نمبر ۳

Scanned by CamScanner

تصدیقات مبارکہ

الحمد للّٰہ و افضل السلام دادوم الصلاہ علی حبیبہ و مصطفا ہ وٰالہ و صحبہ ومن والاہ حامی اسلام و سنیت، ماحی کفروبدعت، مولٰنا مولوی مفتی ابو الطاھر محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی رضوی دانا پوری سلمہ ربہ کا یہ مبارک فتویٰ قطعاً حق وصحیح ہے۔ اس پر اعتقاد رکھنے والے مسلمانانِ اہلسنت مثاب نجیح ہیں واللہ رسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔ فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی ثم پیلی بھیتی.

﴿۲﴾

الجواب صحیح و صواب والمجیب مصیب و مثاب واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالحق والصواب محمد وجیہ الدین السنی الحنفی القادری الرضوی الضیائی الامانی الغازی پوری ثم پیلی بھیتی.

﴿۳﴾

ماشاء اللّٰہ فاضل مجیب علام دام مجد ھم نے فتویٰ خوب تحریر فرمایا۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عقیدہ رکھنا چاہیئے واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فقیر ابوالظفر محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی

Scanned by CamScanner

عید میلاد کا ثبوت قرآن عظیم سے

اَلْحَمْدُ لِاَھْلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ لِاَھْلِھَا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا۔ جبکہ ان میں ایک عظمت والا رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔''

محترم حضرات! اس آیت کریمہ نے صاف فرما دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ طیبہ ایک ایسی نعمتِ جلیلہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان جتایا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ آدم و عالم، کرسی و عرش، لوح و قلم۔ سب کچھ حضور پاک کی ولادت کا صدقہ اور طفیل ہے۔ حضور کی ولادتِ مبارکہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوتی تو کچھ پیدا ہی نہ فرماتا۔ فرما دیا گیا: **لَو لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔** (الحدیث) یعنی اے محبوب اگر تم کو پیدا نہ کرتا تو جہاں ہی کو نہ بناتا۔

ہاں تو حضور کی ولادتِ مبارکہ اللہ کی ایک نعمتِ جلیلہ ہے اور خدا کی نعمت کا ذکر اور چرچا کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب و مرغوب ہے۔ چنانچہ خداوند کریم فرماتا ہے:- وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ، (الضُّحیٰ ۱۱) یعنی اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

Scanned by CamScanner

اور فرماتا ہے:- فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (الاعراف ۶۹)
اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

تو بحمدہٖ قرآن عظیم سے ہی ثابت ہو گیا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر اور چرچا کرنا عین مطلوبِ الٰہی ہے۔ وللہ الحمد.

اب اس کے ساتھ مسلمانوں کے عرف میں بعض امور زائد ہوتے ہیں۔ مثلاً چند آدمیوں کا آوازیں ملا کر نعت شریف پڑھنا۔ تو یہ بھی اوپر کی آیاتِ شریفہ سے ثابت ہے جس قدر زیادہ آدمی مل کر نعت شریف پڑھیں گے۔ اسی قدر زیادہ دُور تک آواز پہنچے گی اور اسی قدر زائد قرب و جوار کے لوگ اللہ عزّ وجل کی نعمت یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بیان اور ذکر سنیں گے۔ اسی قدر زائد اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہوگی کہ اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

حدیث شریف سے بھی چند آدمیوں کا آوازیں ملا کر نعت شریف پڑھنا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہو کر انکے لئے دعا فرمانا ثابت ہے۔ یا عمدہ فرش بچھانا۔ روشنی اور گلدستوں اور مختلف قسم کی جائز آرائشوں شامیانوں وغیرہ سے مجلسِ مبارکہ کو سجانا و آراستہ کرنا تو یہ سب امور زینت ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے: ”قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ“۔ (الاعراف ۳۲) یعنی اے محبوب! تم فرمادو اللہ کی زینت کو حرام کرنے والا کون ہے؟ جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی۔“

Scanned by CamScanner

نیز یہ امور فرحت وسرور میں داخل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔ (یونس ۵۸) یعنی اے محبوب تم فرمادو۔ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر مسلمانوں کو چاہیئے کہ خوشیاں منائیں یہ ان کے مال و دولت سے بہتر ہے۔"

ابھی معلوم ہو چکا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس کی رحمت اور اس کا فضل ہے تو اس پر خوشیاں منانا حسبِ فرمان قرآن ایک جائز و مستحب امر ہے اور انہیں امور فرحت وسرور میں خوشبو لگانا، گلاب پاشی کرنا، پھولوں کو نچھاور کرنا بھی داخل اور اسی آیت سے اس کا جواز واستحسان بھی حاصل اور شیرینی تقسیم کرنا۔ تو یہ مسلمانوں کے ساتھ احسان ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ (المائدہ ۲)

یعنی نیکی و پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اور فرماتا ہے: اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (البقر ۱۹۵)

یعنی تم ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں احسان کرو بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔"

گذشتہ آیتِ زینت میں یہ بھی ہے:۔ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ (الاعراف ۳۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو پاک چیزیں اپنے بندوں کے کھانے کے لئے پیدا فرمائیں ان کا حرام کرنے والا کون ہے؟

یا تداعی کرنا یعنی مسلمانوں کو خدا اور اس کے رسول کا ذکر سننے کے

Scanned by CamScanner

لئے بلانا تو یہ بھی مستحسن ومطلوب قرآن ہے۔خدا فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔(حٰمٓ السَجدہ ۳۳)

یعنی اس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی ہے۔ جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے بیشک میں مسلمان ہوں۔'' اور ممبر بچھانا۔ قیام کرنا۔ نامِ پاک سنکر انگوٹھے آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا، تو ظاہر ہے کہ یہ سب امور امورِ دین ہیں۔ ممبر و قیام میں تو تعظیم ظاہر اور انگوٹھے چومنا، یہ بھی تعظیم ہی کے لئے ہے۔ جیسے حجرِ اسود کو چومنا اور اگر قریب نہ جا سکے تو چھڑی سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے اس چھڑی ہی کو چوم لینا یونہی مسلمان چاہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک جو اس کے منہ سے نکلا ہے۔ اس کو چوم لے۔ آنکھوں سے لگالے۔ مگر ایسا کرنا اس کے لئے ناممکن ہے تو انگوٹھوں ہی کو اپنے لبوں سے لگا کر آنکھوں سے لگالیتا ہے تو یہ امور امورِ تعظیم وتوقیر ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے:-'' وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔'' (الحج ۳۲) ''یعنی جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔''

اور فرماتا ہے:- ''وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ۔'' (الحج ۳۰) ''یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے۔''

اور فرماتا ہے:- ''وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔'' (الفتح ۹)

Scanned by CamScanner

یعنی ہمارے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

تعظیم نبوی کا حکم عام ہے۔ سوا ان باتوں کے جن کی ممانعت کی تصریح شریعت میں آچکی ہے۔ جیسے سجدۂ تعظیمی۔ تعظیم کے باقی تمام کام اور طریقے اسی صیغہ عامہ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کے حکم میں داخل اور اسی سے ان کا جواز واستحباب ثابت، اور دن مقرر کرنا۔ تو خدا فرماتا ہے:-

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ۔ (ابراھیم ۵) یعنی اے موسیٰ تم اپنی امّت کو اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

دن تو سب اللہ ہی کے ہیں۔ مگر اس آیت میں ان دنوں کو بالخصوص اپنا دن فرمایا جن میں اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص نشانی ظاہر ہوئی یا اس کی رحمت خاص طریقے پر نازل ہوئی ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے نشانِ اعظم ہیں۔ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ اللہ کی رحمتِ جلیلہ ہے اور روز ولادت کو عید میلاد منانا۔ تو خدا فرماتا ہے:-

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔" (المائدہ ۱۱۴)

یعنی اے محبوب یاد کرو جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے کہ اے اللہ اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما جو ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے عید ہو۔"

جب آسمان سے خوان اترنے کا دن عیسےٰ علیہ السلام کی امّت کے اگلے پچھلوں کے لئے عید ہو گیا۔ تو تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کے لئے وہ

Scanned by CamScanner

مقدّس دن کیوں کر عید نہ ہوا۔ جس میں خدائے قدّوس کا خلیفہ اعظم اور محبوب اکرم جلوہ فرما ہوا؟ جس کے دستِ رحمت میں اس کے ربِّ کریم نے اپنی رحمت کے تمام خوان اور اپنے کرم کے سب خزانے سپرد فرما دئے ہیں۔ فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، اور صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔ تو ان کا چاہنے والا تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (الاحزاب ۵۶)

یعنی بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ وسلام عرض کرو۔"

دیکھ لیجئے۔ محفلِ میلاد شریف کی ہیئت کذائیہ کے تمام اجزاء کو بعونہ تعالیٰ ہم نے قرآنِ کریم کے نصوص کریمہ سے ثابت کر دکھایا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بنام
مضامین حنفیہ
مختلف عناوین پر مشتمل مقالات و بیانات اور ارشادات و فرمودات کا
بے مثال تحفہ
مرتبہ:
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

Scanned by CamScanner

دل ایک ایسا آئینہ ہے کہ اگر یہ بدی سے پاک ہوتو اس میں سب کچھ نظر آسکتا ہے۔تو یہ روح کی غسل ہے اوجتنی بار کی جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ معافی اورتوبہ کی توفیق بھی مقدر والے کونصیب ہوتا ہے ورنہ آنکھوں پر لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔

انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کرلی جاتی ہے۔امام غزالی احیاء العلوم میں ارشاد فرماتے ہیں:۔توبہ کے تین رکن ہیں۔اپنے کیے برشرمندہ ہونا۔اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی چاہنا اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔

اس شخص کے لئے کبھی موت نہیں جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔تکبر اور غصہ عقل کا چراغ گل کردیتا ہے۔سلامتی اسی میں ہے کہ غیر ضروری بات نہ کی جائے، جب تک مچھلی کا منہ بند رہتا ہے وہ کانٹے کی گرفت میں نہیں آتی۔ دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہوتے ہیں۔

قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

شریعت کے پابند رہو۔جس قدر شریعت کی اتباع کروگے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔ دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام ونمود کی خاطر نہیں۔نماز، روزہ، صدقہ خیرات اور قربانی تو فرائض وواجبات میں سے ہیں۔اصل دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔ جو پیر مریدوں کا محتاج ہو وہ میرے نزدیک پیر ہی نہیں۔شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دے رکھی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔سلسلہ تو بس ایک ہی ہے۔قادری باقی سلاسل سب اس کے بیچ میں آجاتے ہیں۔نجد کی مٹی میں خیر نہیں شر ہی شر ہے۔عمل صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور یہی قبولیت کی علامت ہے۔مگر بندے کو کوشش کرنا چاہئے۔ ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ یاغوث کہے جاؤ دونوں جہاں میں خیر سے رہوگے۔

Scanned by CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ۲۴، ۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدو جہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہوکر ملک وبیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے:

(۱) ازالۃ العار (۲) حقیقتِ نکاح (۳) مضامین بدرِ ملت (۴) مکتوباتِ بدرِ ملت (۵) رسائلِ بدرِ ملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارفِ بدرالعلماء (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں (۱۲) نوری یسرنا القرآن (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح واضافہ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول دوم (۱۵) مناظرہ بریلی (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقاتِ اکابر اہلسنت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البرایہ (۱۹) حدائق بخشش (۲۰) ذوقِ نعت (۲۱) سامانِ بخشش (۲۲) نور ہدایت (۲۳) احکام شرعیہ برعقائد وہابیہ (۲۴) تقریر منیر (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی ﷺ (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت (۲۷) تلمیحاتِ رضا (۲۸) شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام (۲۹) تحقیقی محاسبہ (۳۰) مسئلہ مرغوب (۳۱) فیضان دعا (۳۲) تجانب اہلسنت (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟ (۳۴) امتیازِ اہلسنت (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ (۳۶) فتاویٰ بدرالعلماء (۳۷) اربعین شدت (۳۸) لہو بولتا بھی ہے (۳۹) الصوارم الہندیہ مع جدید تصدیقات (۴۰) بدمذہبوں سے میل جول (۴۱) قبالۂ بخشش (۴۲) اقوم البیان بأنّ الحَبیبَ لا یَخلُو منه زمان ولا مکان (۴۳) مدار نجات (۴۴) پیکر رشد ہدایت حضور بدر ملت۔ اس کے علاوہ دور حاضرہ کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزار ہا ہزار پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے قبر وبرزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

فقیر عبدالصمد قادری اورنگ آبادی

قادری منزل رضوی گلی محلہ، بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶/جولائی ۲۰۱۹ء

6203334358

Tanzeem Faizan E Ala Hazrat

Sewendih, Azad Nagar, Dist. Bokaro (Jharkhand)

Scanned by CamScanner